

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اکسٹھوال اجلاس (چھنٹ نشست)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 19 دسمبر 2022ء بروز سوموار ب طبق 24 رجadic الالوں 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک و ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	دعائے مغفرت۔	05
4	توجه دلاؤ نوٹس۔	16
5	رخصت کی درخواستیں۔	17

## ایوان کے عہدیدار

سردار بابر خان موسیٰ خیل۔۔۔۔۔ قائم مقام اسپیکر

## ایوان کے افسران

جناب طاہر شاہ کا کڑ سیکرٹری اسمبلی

جناب عبد الرحمن اپیشن سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہواني چیف رپورٹر

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 19، دسمبر 2022ء بروز سوموار ببطابق 24، جمادی الاول 1444 ہجری، بوقت شام 04:35 بجدر 35 منٹ پر زیر صدارت سردار بارخان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**

**لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ**

**رَحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلُّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ط**

**عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝**

﴿پارہ نمبر ۱ سورۃ التوبۃ آیات نمبر ۲۸ اور ۲۹﴾

ترجمہ: آیا ہے تمہارے پاس رسول تم میں سے، بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچ ہریص ہے تمہاری بھلائی پر، ایمان والوں پر نہایت شفقت مہربان ہے۔ پھر بھی اگر مسٹر پیغمبر میں تو کہہ دے کہ کافی ہے مجھ کو اللہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی ماں کہ ہے عرش عظیم کا۔ وَمَا عَلِمْنَا إِلَّا إِلَيْنَا لَاغُ۔



- جناب قائم مقام اسپیکر:** جزاک اللہ۔ عَسِمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میں بلوچستان یونیورسٹی آف انفار میشن ٹیکنالوجی انجینئرنگ اینڈ مینجنمنٹ سائنسز کوئٹہ کے اساتذہ اور طلباء کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** وقفہ سوالات۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** سید عزیز اللہ آغا صاحب! میرے خیال سے وہ نہیں آئے ہیں، تو ان کا سوال نمبر 597 کو dispose-off کیا جاتا ہے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** جناب نصراللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 614 دریافت فرمائیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** جناب اسپیکر! سوال نمبر 614
- جناب قائم مقام اسپیکر:** answer table ہو گیا ہے آپ کو؟
- جناب قائم مقام اسپیکر:** جواب آپ کو تولی گیا ہے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** اس پر میرا سپلیمنٹری سوال ہے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** منسٹر آجائیں گے پھر آپ کو اس پر سپلیمنٹری کا، وہ نہیں آیا ہے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** جناب اسپیکر! ایسا ہے کہ اس سوال کے نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 اگست 2021ء ہے پھر 14 نومبر 2022ء کو آیا تھا۔ پھر موخر ہوا اور آج دسمبر کی 19 تاریخ ہے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** اگر آپ جواب سے مطمئن ہیں تو صحیح ہے ورنہ ڈیلفر کر دیتے ہیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** نہیں جناب اسپیکر! آپ نے بارہا، آپ کی good Chair نے، میری request ہے کہ جس منسٹر صاحب کے سوالات ہوں کم از کم وہ اس دن اپنی حاضری کو تو یقینی بنائیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** اُس نے رخصت کی درخواست دی ہے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** جناب اسپیکر! درخواست کی بات نہیں ہے، یا سمبلی ہے، وہ بیہاں جوابدہ ہیں۔
- میر اندر حسین لانگو:** جناب اسپیکر! کچھ اسمبلی کے اپنے آداب بھی ہیں اور کچھ ہماری روایات بھی ہیں۔ جس دن اگر کوئی منسٹر جس کے سوالات ہیں اگر اُس نے رخصت کی درخواست دی ہے تو اس دن اُس منسٹر کے سوالات آپ کو نہیں رکھنے چاہئیں، کسی دوسرے منسٹر کی جو کہ حاضر ہے اُس کے سوالات آپ کو رکھنے چاہئیں۔ pending میں سوالات بہت سارے محکموں کے آج پھر ان کو نہیں رکھتے، کسی اور ڈیپارٹمنٹ کے رکھتے، اگر منسٹر صاحب رخصت پر ہیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** اسکوں کے بچے تو نہیں ہیں کہ میں ان کو punishment دوں۔ وہ خود ایک منسٹر ہیں،

اُنکو سمجھنا چاہئے کہ آج questions ہیں۔

میرا ختر حسین لانگو: جناب اپسیکر! punishment کی ہم بات نہیں کر رہے ہیں لیکن آج اگر آپ کے good office کو یہ پتہ تھا کہ آج ہوم منٹر صاحب نے رخصت کی درخواست دی ہے تو اُنکے سوالات کرنے کی بجائے آج محمد خان لہڑی صاحب جو بیٹھے ہوئے ہیں، آپ اپیلیشن کے سوالات رکھتے۔ زمرک خان اچنزی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آپ فوڈ کے سوالات رکھتے۔ نور محمد مڈر صاحب بیٹھے ہیں، آپ پی اینڈ ذی کے سوالات رکھتے۔ سردار صاحب بیٹھے ہیں آپ لوکل گورنمنٹ کے سوالات رکھتے۔ ضروری ہے کہ جو ممبر جو وزیر صاحب چھٹی پر ہیں آپ اُس دن انہی کے سوالات رکھ لیں؟ ابھی کل آپ محمد خان لہڑی صاحب کی چھٹی کی درخواست آئے گی پھر آپ اپیلیشن کے سوالات رکھیں گے؟ اُن کو punishment نہیں دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! جس طرح میرے دوست نے کہا کہ، دیکھو! یہ ایک constitution provision ہے اسے ہم کے قواعد و انصباط کا رجحان 1974ء کے مطابق یہ حکومت بھیت کی بنیٹ حکومت اور اُس کا وزیر اعلیٰ اور اُس کے وزراء اس فورم پر عوام کو جواب دہ ہوتے ہیں۔ جو formal forum ہے، جب وہ اس فورم پر حاضر نہیں ہوتے جب وہ ہمارے سوالات کے جوابات بھی نہیں دے سکتے وہ عوام کا سامنا بھی نہیں کر سکتے تو پھر آخر ہم اسکو روڑ پر ان سے سوال کریں؟ properly جو پارلیمانی نظام حکومت ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کو، وزیر صاحب کو جواب دہ ہونا پڑیگا، وزیر اعلیٰ کو، کا بینہ کو اس اسے ہم کے فورم پر۔ آج وہ سارے سوالات وزارت داخلہ سے ہیں جبکہ وزیر صاحب تشریف نہیں لائے ہیں۔

**جناب قائم مقام اپنیکر:** میں یوں عزیز زہری کو خوش آمدید کہتا ہوں، اللہ نے ان کی حفاظت کی، آگے بھی اللہ ان کی حفاظت فرمائے، وہ خیر سے آج اسمبلی میں بخوبی ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: ہماری سب کی دعا میں اُن کے ساتھ ہیں۔

جناب قائم مقام اسپلیکر: جی زمرک صاحب۔

**انجیتھر زمرک خان اچنڈی (وزیر فخر انہ و خوراک):** یوس عزیز زہری صاحب آئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو سخت دے ہماری دعائیں انکے ساتھ ہیں۔ اک مشتر کہ اگر ہماری طرف سے اُنکے والد صاحب کلئے دعاۓ مغفرت کی جائے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** مولوی صاحب! دعاۓ مغفرت کی جائیں۔  
(دعاۓ مغفرت کی جائیں)

**جناب قائم مقام اسپیکر:** مکملہ داغلہ سے متعلق جتنے بھی سوالات ہیں اسیں پی ڈی ایم اے کے بھی ہیں ان کو میرے خیال سے اگلے سیشن کے لئے defer کر دیتے ہیں۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** جناب اسپیکر! آپ تمام وزراء کو حاضر کرنے کیلئے کہ ان کو بتایا جائے کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب کو لکھیں، تمام وزراء کو لکھیں as a Speaker کہ جن جن وزراء کے سوالات ہوتے ہیں وہ اُس دن اپنی اپنی حاضری کو لیقینی بنائیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** سوالات کو اگلے اجلاس کے لئے ڈیفر کیا جاتا ہے،

**جناب قائم مقام اسپیکر:** وقفہ سوالات ختم۔

**سید عزیز اللہ آغا:** جناب اسپیکر! پواسٹ آف آرڈر۔ آغا صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی۔

**سید عزیز اللہ آغا:** جناب اسپیکر! بار بار یہ بات کہتے ہوئے، شاید پورے ایوان کی سُکنی ہو رہی ہے کہ آج کل بلوچستان سردموم کے ذور سے گزر رہا ہے۔ رات کے وقت جبکہ بلوچستان کے بہت سارے علاقوں میں درجہ حرارت تقریباً مائنس 8 یا 10 ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں بھی بلوچستان قدرتی گیس جو کہ بلوچستان ہی کی پیداوار ہے، بلوچستان ہی سے نکلتی ہے، گیس کا منسلکہ ہمیں درپیش ہے۔ لوگ سردی سے ٹھہر رہے ہیں۔ ہمارے بچے گیس نہ ہونے کی وجہ سے بیمار پڑ رہے ہیں۔ خواتین کو گھر یا ضروریات پوری کرنے میں دشواری کا سامنا ہے۔ ہمارے بچے بغیر ناشتے کے سکول جاتے ہیں، اب جبکہ تعطیلات شروع ہو گئی ہیں۔ بچوں کو ناشتہ نہیں مل رہا ہے۔ ان حالات میں کیا کیا جائے؟ بارہا ہم اس اسمبلی کے فلور پر بات بھی کرچکے ہیں، بار بار ہمارا جی ایم صاحب سے بھی ہمارا رابط ہوا ہے، گیس کے دوسراۓ اعلیٰ حکام سے بھی ہماری ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن سدا بھرحا، کیا کیا جائے جناب اسپیکر! آخری کوئی حل تو ڈھونڈا جائے۔ ہماری مشکلات کا مدوا ہماری مشکلات جن کا ہم سامنا کر رہے ہیں کب تک لوگ سرديوں میں ٹھہرتے رہیں گے؟ کب تک ہماری گھریلو خواتین ان مشکلات کا سامنا کرتی رہیں گی؟ ہم بہت مشکل دوڑ سے گزر رہے ہیں۔ خدا بہتر جانتا ہے ہمارے بوڑھے ہمارے بچے، ہماری خواتین، ہماری ماں میں، بہنیں گھروں میں جن حالات سے گزر رہی ہیں آپ کو خود اچھا اندازہ ہے جناب اسپیکر! آخر کیا کیا جائے۔ ہمارا قصور کیا ہے؟ ہم نے کوسا وہ گناہ کیا ہے جس کی بدولت ہمیں بلوچستان جو گیس جہاں سے نکلتی ہے اُس سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ تقریباً ایک مہینہ پہلے میں کراچی گیا وہاں میں نے ایم ڈی سے بات کی۔ اُنہوں نے کہا کہ جی یہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ لیکن اب تک نہ وہ ہوا ہے نہ یہ ہوا ہے۔ آخر کیا کیا جائے آپ کی good Chair کی طرف سے ایک رو لنگ آنی چاہیے اور بردست رو لنگ آنی چاہیے تاکہ اس منسلکہ کا ہمیشہ ہمیشہ کے

لئے حل نکالا جائے۔

جناب اسپیکر! اگر یہی حالات رہے، اگر یہی حالات کا ہمیں سامنا رہا تو خدا بہتر جانتا ہے کہ مشکلات روز بروز بڑھتی رہیں گی۔ مشکلات کا سامنا رہے گا۔ مشکلات کی وجہ سے بوڑھے، بچے اور خواتین بیمار پڑھ رہی ہیں۔ ہمارا کار و بار متراث ہورہا ہے۔ ہماری روزمرہ کی زندگی متراث ہورہی ہے۔ لیکن سننے والا کوئی نہیں۔ خدا کے لئے میں ہاتھ باندھ کر کے کہہ رہا ہوں کہ بلوچستانیوں پر حرم کریں۔ بلوچستان کے حالات کا مدوا کیا جائے ان کمزوریوں کی ہم نشاندہی کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن نشاندہی کے باوجود کوئی بھی شخص ہماری بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ آخر ہمیں ہمارا قصور بتایا جائے اللہ کے لئے ہمیں وہ گناہ بتایا جائے جس کا ارتقاب ہم کرچکے ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکر یہ آغا صاحب، میرے خیال سے توجہ دلا و نوٹس کے بعد جی اختر صاحب۔

**جناب اختر حسین لانگو:** جناب اسپیکر صاحب! دو باتیں میں ایمیں آپ کو گوش گزار کرنا چاہ ہوں گا۔ عزیز اللہ آغا نے بالکل بجا فرمایا ہے جناب اسپیکر! پچھلے دنوں ہم نے یہ مسئلہ اسمبلی میں اٹھایا تھا آپ کو اچھی طرح علم ہے اس کا اور آپ نے روئنگ بھی دی تھی اور جی ایم سوئی سدرن گیس کمپنی کو آپ کے چیمبر میں بلا یا تھا اور ان سے میئنگ بھی ہوئی تھی۔ تو انہوں نے یقین دہانی کروائی تھی کہ سیالاب میں جودو لائیں ہماری سبی سے جو آرہی ہیں ہے ایک 12 انج قطر کی اور دوسری 24 انج قطر کی۔ 12 انج والی مرمت ہو چکی ہے جس سے تھوڑی بہت کوئی کو گیس مل رہی ہے 24 انج والے کے لئے انہوں نے ہم سے ہفتہ، دس دن کا ٹائم مانگا تھا کہ ایک ہفتے یادس دن میں وہ بھی مکمل ہونے جا رہا ہے۔ لیکن اس کو جناب اسپیکر! تقریباً کم و بیش دو مہینے سے زیادہ ہو گئے ہیں، تو وہ دس دن کا انہوں نے جو ٹائم مانگا تھا یہ دو مہینے سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے آج تک وہ مرمت کیوں نہیں ہوئی ہے؟ اس میں گزارش کرتا ہوں کہ میرے خیال سے آپ کے سیکرٹری اسمبلی سے آپ ذمہ داری لگائیں کہ یہ ان کے ساتھ coordinate کر لیں اور ان سے رپورٹ لے لیں کہ دس دن کا آپ نے جناب اسپیکر! کے چیمبر میں آپ نے وعدہ کیا تھا اور دو مہینے سے زیادہ ہو گئے ہیں، تو وہ 24 انج والی لائن ابھی تک کیوں بحال نہیں ہوئی ہے؟ اور ایک ڈیڑھ مہینہ انہوں نے مانگا تھا ہم سے زرغون والی لائن کی مرمت کے لئے اور اسکی completion کے لئے، وہ بھی ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے۔ اور 24 انج والی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ تو یہ جناب اسپیکر! سید عزیز اللہ آغا صاحب صحیح فرمارہے ہیں۔ یہ کوئی میں survival کا مسئلہ ہے لوگوں کا، لوگ بیمار ہو رہے ہیں، بچے بیمار ہیں۔ بوڑے لوگوں کا گھروں میں گزار امشکل ہو رہا ہے تو آپ انکو بلا کے ان سے باز پُرس کر لیں شکر یہ جی۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** لانگو صاحب! میں بتاتا ہوں۔ بچلی اور گیس کا جو ایشو ہے وہ بلوچستان کا نہیں ہے۔ اس پر

میں نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جسیسے ہی ہمارے اجلاس ختم ہوتے ہیں 22 تاریخ کو ہمارے پارلیمنٹی لیڈر زکو بلا کر میں اسلام آباد کا ایک پروگرام ہمارے پارلیمنٹی لیڈر ز کے ساتھ بنا رہا ہوں، ہم جا کر کے اسلام آباد میں بات کریں گے اگر ضرورت پڑی وہاں اپنا احتجاج بھی ریکارڈ کرائیں گے۔ کیونکہ یہ ایشو ہم لوگوں نے فیڈرل کے ساتھ حل کرنا ہے۔ جو وہاں میٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بلوچستان یوں کا مسئلہ نہیں ہے کہ یہاں ہم جی ایکم کو بلا کیں یا جو انکا ہیئت ہے ان کو بلا کیں۔ تین صاحب! اگر بھلی اور گیس کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال سے ہماری بات کرنا کوئی فائدہ نہیں رکھتا۔ جی تین صاحب۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! اس میں میں ایک اور پوائنٹ کا اضافہ کروں گا۔ جناب اسپیکر صاحب! اس سے قبل جو پچھلا سیشن تھا میں میں نے اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ آپ جو کمیٹی بنارہے ہیں جو پارلیمنٹی لیڈر لے رہے ہیں اور جو آپ نے کمیٹی بنائی ہے جو بھلی اور گیس کے حوالے سے وفاق سے بات کریں گی، یہ delay tactics ہے، یہ بڑا مشکل ہو جائیگا۔ آپ ہمیں ٹائم دے دیں کس ٹائم جائیں گے؟ کون جائیں گے؟ اب جناب اسپیکر صاحب! پیشین میں آپ سے پیشین کی بات کروں خدا کی قسم آپ اس بات پر باور کریں اس پر بھروسہ کریں کہ بھلی تو ہے نہیں اور دوسری طرف سے واپڈا کی طرف سے آپ پیش شروع ہے اور باقاعدہ ٹرانسفر مرزاٹھا نے جارہے ہیں، ایک عجیب سی کیفیت کا ماحول بنایا ہوا ہے ضلع پیشین کے اندر۔ میرے خیال سے باقی اضلاع میں ہو گا یا نہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** ہر جگہ یہی حال ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** لیکن ضلع پیشین کے حوالے سے اب جناب اسپیکر! ہمیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ سیالاب سے ہم متاثر ہوئے ہیں، ہماری فصلیں، ہماری زراعت تباہ ہو گئی ہے، compensation تو ہمیں ملکہ برابر ملائیں ہے۔ روپیہ تو چاہے وہ صوبائی حکومت سے ہو، چاہے وفاقی حکومت سے ہو، ہمیں ایک روپیہ بھی نہیں ملا ہے۔ لیکن ستم ظریفی یا ہے کہ اُنٹا ہمیں تنگ کیا جا رہا ہے ہمارے بھلی کے کنکش کا ٹے جا رہے ہیں اور باقاعدہ واپڈا سے،

جناب اسپیکر صاحب! میں اگر پیشین شہر کی بات کروں تراٹہ پیشین شہر میں ایک کار پوریشن کا ایسا یا ہے، سڑی کا ایسا یا ہے جناب اسپیکر صاحب! 48 گھنٹے میں آٹھ گھنٹے بھلی ہے۔ یعنی آپ 24 گھنٹے میں چار گھنٹے بھلی دے رہے ہیں۔ تو جناب اسپیکر صاحب! جب شہر کی حالت یہ ہے تو آپ دیہات میں کس کے پاس جائیں گے؟ تو جناب اسپیکر صاحب! حالات یہ بن رہے ہیں۔ مجھے یہ خدشہ لگ رہا ہے کہ واپڈا والے اور عوام آمنے سامنے ہو جائیں گے اور اس سے مشکلات پیدا ہوں گی۔ تو جناب اسپیکر صاحب! یہ جو آپ رو لنگ دیں گے یا جو کمیٹی آپ نے بنائی ہے میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ اُن اضلاع کو شامل کیا جائے جن کا تعلق زراعت سے زیادہ ہو اور ضلع پیشین میں، ٹھیک ہے ہمارے پارلیمنٹی لیڈر ملک صاحب ہیں لیکن اس میں ایڈریشن کریں اور جناب اسپیکر صاحب! یہ گیس اور بھلی کا معاملہ بالخصوص بھلی کا معاملہ سنگین ہوتا

جار ہا ہے اور دوسری بات یہ کہ یہ واپڈاولوں کا کیا ہے آ کر کے ٹرانسفارمر اٹھا کے لے گئے ہیں تو جناب اپیکر صاحب! ہم یقیناً بہت پریشان ہیں، اس پر آپ سے request کرتے ہیں حکومتی ارکان وزراء بیٹھے ہوئے ہیں پچھلی بار بھی، ہم نے یہاں ایک گھنٹہ تقریر کی ہے لیکن کوئی اثر نہیں پڑا اب دوبارہ ہم تقریر کر رہے ہیں عزیز اللہ آغا صاحب نے کی ہے میں نے کی اب یہ کریں گے باقی ساتھی کریں گے لیکن یا جلاس ختم ہو جائے گا اور جیسے ایک کان سے سنو دوسرے کان سے نکالو یہ والی کیفیت یہاں ہے جناب اپیکر صاحب۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** ترین صاحب بات کر رہے ہیں وہ بات ختم کریں پھر۔

**جناب اصغر علی ترین:** میں بات complete کروں تو جناب اپیکر صاحب! اس میں صالح بھوتانی صاحب سینئر وزیر، نور محمد دمڑ صاحب اور انجینئر زمرک صاحب وزیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** دمڑ صاحب خود اسی پریشانی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

**جناب اصغر علی ترین:** سارے وزراء بیٹھے ہوئے ہیں جناب اپیکر صاحب! ان کو چاہیے اس کارروائی سے بہتر ہے کہ ہم بھلی اور گیس پربات کریں۔ اس کا کوئی معنی نہیں ہے یہ جو آپ کارروائی کر رہے ہیں اس کا کیا فائدہ۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** کارروائی بھی آپ لوگوں کی ہے۔

**جناب اصغر علی ترین:** جناب اپیکر صاحب! میں تو یہ مطالعہ کرتا ہوں کہ اس کو روک کر گیس اور بھلی پربات کی جائے آخر کریں گے ہم لوگ ہر سال جب گرنی آتی ہے تو ہم بھلی کے لئے روتے ہیں جب سردی آتی ہے تو گیس کے لیے روتے ہیں۔ تو جناب اپیکر صاحب! کدھر جائیں کس کے پاس جائیں؟ احتجاج صرف یہ تھا کہ آپ کے ڈائیس کے سامنے کھڑے ہو جائیں، واک آؤٹ کریں کیا کریں کس کے پاس ہم جائیں؟ تو جناب اپیکر صاحب! آپ سے request ہے آپ کی good Chair ہے آپ چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں رولنگ دیس ٹائم ٹیبل بتائیں کہ اس تاریخ کو روائی ہے، ہم نے جانا ہے اور وہاں وفاقی حکومت سے ملنا ہے تو پرامن فسٹر ہاؤس میں بیٹھ جائیں گے احتجاج کریں گے۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** کل میں پارلیمانی لیڈر ز کے ساتھ بیٹھ کر Date فائل کروں گا۔

**جناب اصغر علی ترین:** پارلیمانی لیڈر ز کے علاوہ اور بھی جو ممبران ہیں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** اور بھی جو ہمارے ساتھ جانا چاہیں اسکے نام mention کر لیں گے۔ لیس مختصر کر دیں ناں، جی آغا صاحب۔

**سید عزیز اللہ آغا:** جناب اپیکر! گزارش یہ ہے جب تک آپ گیس اور بھلی کا مستعلہ حل نہیں کریں گے میرے خیال میں اس کارروائی کو آگے چلانا یہ بنے انصافی ہوگی بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ۔ بلوچستان کے لوگ گونا گون مسائل سے

دو چار ہیں۔ ہمارے ہاں سیلا ب آیا ب سیلا ب کے جو متأثرین ہیں وہ بیچارے کھلے آسمان تلے اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ نور محمد خان ذرا مجھے بات مکمل کرنے دیں پھر آپ پیشک حکومتی موقف پیش کریں ذرا مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی آغا صاحب! مختصر کر دیں کافی کارروائی رہ رہی ہے۔

**سید عزیز اللہ آغا:** تو جناب اسپیکر صاحب! آپ کی good Chair کی جانب ہم دیکھ رہے ہیں خدا کے لئے ان مسائل کا حل ڈھونڈیے ان مسائل کا حل نکالیے اگر ان مسائل کا حل نہیں نکلتا تو ظاہر بات ہے پھر جو لوگ ایوانوں میں بیٹھے ہیں وہ کل سڑکوں پر بیٹھے ہوں گے۔ کیوں آپ لوگ ہمیں سڑکوں پر دھکیلنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ ہم سڑکوں پر نہیں آنا چاہتے ہیں ہم مہذب انداز میں مدلل انداز میں مسئلے کا حل چاہتے ہیں لیکن کیا کیا جائے کوئی ہماری بات سنتا ہی نہیں کوئی ہماری بات کو اہمیت نہیں دیتا نہ تو ہمارے status کا خیال رکھا جاتا ہے نہ بات کی اہمیت کو دیکھا جاتا ہے نہ کوئی ہماری بات کو شنوائی اور اہمیت دے رہا ہے۔ اب اگر ہم جائیں تو کہاں جائیں؟ اس ہاؤس سے بالآخر کونسا ہاؤس ہے ہم کہاں اپنا پیغام لے جائیں؟ ہم کہاں اپنا دراپنی مشکلات بیان کریں؟ کس کے پاس جائیں؟ کس کے در پر وہیں خدارا، خدارا بلوچستان کے لوگوں کے حال پر حکم کھائیں ہمارے سیلا ب کے متأثرین کھلے آسمان تلے ان سردیوں میں بغیر کمبل کے بغیر ٹینٹ کے گزارا کر رہے ہیں بھلی نہیں ہے گیس نہیں ہے پانی نہیں ہے اب کیا کیا جائے؟ اس صوبے کے لئے آخر ہم کہاں روئیں؟ کس کے پاس روئیں؟ خدارا، خدارا! خدا کا واسطہ کر کھتا ہوں کہ ہماری حالت پر حکم کھائیے غریبوں کی حالت پر حکم کھائیے ان مسکینوں کی حالت پر حکم کھائیے۔ بلوچستان مظلوم ہے۔ بلوچستان خون کے آنسو رہا ہے لیکن کوئی سننے والا نہیں ہے۔ ہمارے سر پر دست شفقت رکھنے والا کوئی نہیں ہے جناب اسپیکر۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ آغا صاحب آپ کا نام پورا ہو گیا ہے۔

**سید عزیز اللہ آغا:** جناب اسپیکر! میں conclude کرنا چاہوں گا۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی نور محمد دمڑ صاحب بات کریں۔

**جناب نور محمد دمڑ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** بس آغا صاحب تشریف رکھیں آپ کی بات ریکارڈ پر آگئی۔ مختصر بات کریں کافی کارروائی رہ رہی ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** یہ ہمارے دوستوں نے گیس اور بجلی کے موضوع پر باتیں کیں میں تو اس کو سینئنڈ کرتا ہوں یقیناً یہ جو مسئلہ ہے یہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے یہ صرف ایک ڈسٹرکٹ کا نہیں ہے اور گیس کے حوالے سے بالخصوص زیارت بہت نقصان میں ہے۔ وہاں آج کل آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کوئی مائنٹ 2 میں چل رہا ہے۔ اور زیارت

مائننس 6 میں ہے۔ تو بالکل وہاں زندگی گزارنا ناقابل برداشت اور ناممکن ہے۔ تو اس معاملے کو تھوڑا سا آپ سنجیدہ لے لیں اور جتنا جلدی ہو سکے۔ میں گیا تھا جناب اسپیکر! میں تھوڑا سا آج اس حوالے سے اگر میں یہ کہوں کہ میرا استحقاق مجرد ہوا ہے، میں ایم ڈی گیس سے ملنے کے لئے تین چار دن سے رابطے میں ہوں تو یہ ٹال مٹول سے کام لے رہے تھے۔ بلکہ مجھے نہیں میرے خیال میں، میں نے دوستوں سے پوچھا ہے، کسی کو ملاقات کرنے تک نہیں دے رہا ہے۔ کیونکہ انکے ساتھ جواب نہیں ہے۔ میں کراچی میں تھا میں آج سے کوئی تین چار دن پہلے انکے دفتر سے رابطہ شروع کیا تو آج مجھے انکی طرف سے جواب ملا ”کہ میں مصروف ہوں میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔“

تو جناب اسپیکر! ایک طرف ہمارے علاقے کو اتنا بڑا مشکل درپیش ہے اور دوسری طرف ہم جس کے پاس جاتے ہیں وہ ہمیں ٹائم نہیں دیتا ہے۔ تو یہ یقیناً ایک سیریس مسئلہ ہے آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے اس کمیٹی کو جلد سے جلد بلا یا جائے اور اسلام آباد کی طرف رُخ کر لیں۔ اور ہمارے جو دوست یہاں بیٹھے ہیں یہ سارے ادھر تو اپوزیشن میں ہیں وہاں تو سارے گورنمنٹ کا حصہ ہیں۔ تو کو اپلیشن پاڑنے ہیں اور انکی بات بھی چلتی ہے۔ میرے فاضل دوست نے یہاں ایک بات کی کہ ہم پتہ نہیں کہ سے یہ باتیں کر رہے ہیں۔ اور ادھر سے کوئی شکوہ نہیں ہو رہی ہے۔ لیکن یہ ہمارا مینڈینٹ نہیں یہ تو ظاہری بات ہے فیڈرل کا مینڈینٹ ہے اور ہم خود ہی رو رہے ہیں انکے سامنے بے بس ہیں یہ فیڈرل کا الیٹو ہے۔ تو میرے خیال میں ہم سب ایک ہو کے اسلام آباد کی طرف جا کے، اسلام آباد ایک تو اپنے جو ذمہ دارن ہیں اُن سے ملاقا تیں کریں اور پھر بھی اگر ہمیں انکی انپی پارٹیوں کے سارے لوگ، بلکہ کسی حد تک میں اگر یہ بتا دوں تو میرے خیال میں اس پیش پر بیٹھے ہوئے لوگ ذمہ دار ہیں اس کے کیونکہ ازرجی ڈیپارٹمنٹ بھی انکے پاس ہے۔ اور باقی خاص خاص منشیاں انکے پاس ہیں۔ وہاں ہمارے جانے سے بہتر ہے کہ یہ لوگ جا کے انپی پارٹی کے ذمہ دارن سے وزراء سے بات کریں۔ اور پھر انکی بات وہاں بھی چلتی ہے۔ اگر ہمیں لے جاتے ہیں ہم بھی ساتھ ہیں بہر حال اس بات کو تھوڑی سی توجہ دے دیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آپ جائیں گے تو یہ مسئلہ وہاں highlight کریں گے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** اور اس کو جتنا آپ سیریس لیتے ہیں تو میرے خیال میں اتنی ہی اسکی اشد ضرورت ہے۔

**سید عزیز اللہ آغا:** میں اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ صرف تین چار مہینے ہونے کو ہیں کہ ہمارے پاس آئی ہیں۔ جبکہ چار سال تک آپ مسلسل حکومت میں رہے اُس دوران آپ نے کیوں اتنی کوشش نہیں کی؟

**جناب قائم مقام اسپیکر:** میرے خیال سے یہ پھر cross question ہو جائے گا۔ حل کی طرف یہی ہے کہ

اگلے اجلاس والے دن سارے پارلیمانی لیڈرز۔۔۔ (مداخلت)

**سید عزیز اللہ آغا:** یہ کہتے ہیں کہ اچھی منشیریاں انکے پاس ہیں، چار سال تک تو آپ کے پاس یہ چیزیں رہی ہیں آپ نے کیوں بات نہیں کی؟

**جناب قائم مقام اسپیکر:** آغا صاحب دمڑ صاحب نے کوئی غلط بات نہیں کی حقیقت یہی ہے کہ اس وقت منشیریز جو ہیں اپوزیشن جو یہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ ہمیں یہیں دیکھنا ہے کہ منشیریز کس کے پاس ہیں ہم نے بلوچستان کا یہ مسئلہ اس کا solution نکالنا ہے۔

**سید عزیز اللہ آغا:** بالکل۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** توجہ دلا و نوٹس پیش ہو جائے اُسکے بعد بھلی گیس کا ملک صاحب! یہ ہم لوگ پروگرام بنانے کا جار ہے ہیں اسلام آباد، آپ بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ تو میرے خیال کرنے سے یہاں بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ملک صاحب! یہاں بات کرنے سے اگر کوئی فائدہ ہے تو آپ بات کر لیں۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** یہاں بات کرنے کا اسلئے فائدہ ہے کہ اگر اس کے لئے آپ سنجیدہ کوشش کریں یہ بات وہاں پہنچ سکتی ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** سنجیدہ تو یہی ہے کہ کمیٹی بن گئی، تین چار دن میں ہم لوگ یہاں سے جائیں گے۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** وزیر اعلیٰ نے بھی کمیٹی بنائی ہے میرے خیال میں اس میں بھی تمام پارلیمانی لیڈرز موجود ہیں اور کتنی کمیٹیاں ہم نے اس سمبلی میں بنائی ہیں، اس کو سنجیدہ کسی نے نہیں لیا ہے۔ آج تک ہم اسلام آباد بلوچستان کا ایک مشترکہ مسئلے پر کبھی نہیں گئے ہیں۔ اگر آپ نے سنجیدہ لیا ہے آپ آج اعلان کریں گے میں بات نہیں کروں گا، آپ کہتے ہیں پرسوں جار ہے ہیں ہاں ٹھیک ہے بھلی بھی نہیں ہے گیس بھی نہیں ہے پورے بلوچستان میں جناب اسپیکر صاحب! غاص کر زمینداروں کے حوالے سے اگر اصغر ترین صاحب نے بات کی تھی انہوں نے بھی یہی کہا وزیر اعلیٰ نے بھی کسی فورم پر کہا ہے اگر ایک سال کے لئے سیالاب سے متاثرہ علاقوں کو بھلی مفت دیں گے، وفاق نے بھی یہی کہا ہے لیکن آج تمام زمینداروں کی بھلی کٹی ہوئی ہے۔ اور بلوچستان میں اس وقت گندم کی بوائی کا سیزن ہے۔ ایک طرف سے جناب اسپیکر صاحب! انکو گندم کی seeds بھی دے رہے ہیں اربوں روپے کے seeds بلوچستان کو لیکر دیئے گئے ہیں دوسری طرف انکا پانی بند کیا جا رہا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ کم از کم اگر آپ بھلی بند کریں گے تو پھر آپ نے یہ seeds یہ تم کس لیے دیئے ہیں۔ یہ تو پھر آپ دو طرف نقصان کر رہے ہیں۔ پیسے بھلی آپ وہ کر رہے ہیں، اگر آپ نے یہ کہا کہ یہ confirm تاریخ ہے کل نہیں پرسوں تو اس سے پہلے آپ کمیٹی کا اعلان کریں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** 22 تاریخ کو ہمارا جلاس ہے سارے پارلیمانی لیڈرز مل کر 23 یا 24 date final کا کر کے یہاں سے نکل جائیں گے انشاء اللہ۔ ریکی صاحب! پھر منظر پھر آپ پانچ چھاؤں یا مکس کر دیتے ہیں۔ جی۔

**میرزاد علی ریکی:** سردار صاحب! دو points ہیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی، جی۔

**میرزاد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! میں ریکوڈ کے معاملے پر تھوڑی بات کرنی چاہتا ہوں۔ ریکوڈ ٹھیک ہے یہ بلوچستان کے وسائل ہیں، بالکل میں کہتا ہوں کہ کام ہو جائے، ریکوڈ میں کام شروع ہو جائے، ہمیں اُس میں اعتراض نہیں ہے، آپ نے خود دیکھا ہم یہاں جب سی ایم قدوس صاحب تھے تو in-House briefing یہاں ہوئی جناب اسپیکر صاحب! اُس میں ایک ذکر وہاں ہوا تھا کہ پانی جو ماشکیل سے لے جا رہے ہیں ریکوڈ، تھیں ماشکیل ڈسٹرکٹ واشک میں آتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ابھی میرے سنتے میں آرہا ہے کہ باقاعدہ ان لوگوں نے تھیں ماشکیل میں کوئی ٹیم بھیجی ہوئی ہے کہ وہاں چیک کریں اور ریکارڈ بھی گورنمنٹ کو دے دیں یا چیف سینکڑی کو دے دیں یا سینکڑی مائنز کو دے دیں یا اور پہنچ دیں۔ میری باتیں ہیں جناب اسپیکر صاحب! ریکوڈ کے لیے پانی ماشکیل سے نکال رہے ہیں۔ فائدہ چاغی کو مل رہا ہے، وہاں اگر اسکو دو فیصد شیئر زیا پانچ فیصد شیئر زمل رہا ہے، مجھے اعتراض نہیں ہے، چاغی کو ملے مگر جو پانی ماشکیل سے لے جا رہے ہیں ریکوڈ کے لیے ماشکیل کو آپ کیا دے رہے ہیں۔

ماشکیل کے وہاں ایگر لیکچر جو کھور کے باغات ہیں، لاکھوں کے حساب سے ہیں، وہ زمین ایگر لیکچر بالکل ختم ہو گیا، بتاہ ہو گیا۔ ابھی میں اپنے CM سے کہہ رہا ہوں، چیف سینکڑی سے کہہ رہا ہوں، ماشکیل کے معتبرین کو، سرداروں کو، وہاں کے جنواب ہیں، notables بندے مختلف ہیں، ان لوگوں کو مل کر کے کم از کم ان سے مشورہ لے لیں کہ بھائی ہم یہاں سے پانی لے جا رہے ہیں ریکوڈ کے لیے آپ لوگ یہاں سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ لوگوں کی تجاویز کیا ہیں۔ آپ لوگوں کے مسائل کیا ہیں۔ تو میرا مطلب یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! میں عوام کا نمائندہ ہوں میں ہر فرم پر یہ کہہ رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان ان سے بھی ملوں گا انشاء اللہ، وزیر اعلیٰ سے بھی ملوں گا، چیف سینکڑی سے بھی ملوں گا کم از کم ان لوگوں کا مسئلہ حل کریں۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے جناب اسپیکر صاحب! point of public importance!

نونکنڈی ٹوماشکیل 7 ارب کا پروجیکٹ تقریباً دو سال پہلے کام شروع ہوا ہے۔ وہاں NHA کی نگرانی میں کوئی ٹھیکیدار نے کام شروع کیا ہے ابھی تک وہ کام جوں کا توں اُسی طرح رہا ہے، میرے شنبید میں آیا ہے کہ ٹھیکیدار کو 3 ارب چار ارب payment ہوئے ہیں ابھی ایک کام اُس نے ماشکیل کی طرف سے شروع نہیں کیا ہے کام اُسی طرح بند ہے۔

**جناب اسپیکر صاحب!** اگر آپ ایک رولنگ دیں۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** ماٹکلیں سے کہاں ہے؟

**میرزاد علی ریکی:** ماٹکلیں ٹونکنڈی، یہ 102 کلومیٹر ہے، 7 ارب کا پروجیکٹ ہے۔ وہاں کا ٹھیکیدار میرے خیال سے 9 مہینے سے جناب اسپیکر صاحب انہیں آ رہا ہے، وہ کام نہیں کر رہا ہے اور payment بھی اُس کو ہوئی ہے، کہاں کا ہے کراچی کا ہے یا پنجاب کا ہے یا سندھ کا ہے، مجھے اُس پر اعتراض نہیں ہے، وہ کام نہیں کر رہا ہے جناب اسپیکر صاحب آپ اس میں رولنگ دے دیں GM ہے یہاں NHA کا ہیڈ کون ہے کم از کم اُس کو بُلا لیں کہ بھئی وہ دیکھ لیں کہ یہ ٹھیکیدار کام کیوں نہیں کر رہا ہے۔ thank you جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** صحیح ہے ریکی صاحب۔ NHA کا منشیٰ تو آپ کی پارٹی کا ہے۔

**میرزاد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! NHA کا بالکل میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ میری بات سنیں جناب اسپیکر صاحب۔ وہ ایسا زور آور بننا ہوا ہے کہ وہ منشیٰ کو بھی نہیں مان رہا ہے۔ یہ ٹھیکیدار ہے پتہ نہیں کہاں کا ہیڈ وہ کہتا ہے میں کسی منشیٰ کو نہیں مانتا ہوں، 3 ارب اُس نے اٹھا کر دئی میں بیٹھا ہوا ہے۔ 3 ارب کی payment ہوئی ہے دئی میں بیٹھا ہے اُس کو پرواہی نہیں ہے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** سیکرٹری صاحب! NHA کا جو concerned Officer ہے اُس کو یہاں سے letter جانا چاہیے کہ نوکنڈی ٹونکلیں روڈ کی بلوچستان اسمبلی کو تفصیلی رپورٹ فراہم کی جائے۔

**میرزاد علی ریکی:** thank you جناب اسپیکر صاحب۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی اصغر خان اچخزی صاحب۔

**جناب اصغر خان اچخزی:** مہربانی۔ جناب اسپیکر! آج point of order پر دو مسئلے سے متعلق آپ کی اور الیوان کی توجہ چاہتا ہوں۔ ایک جناب اسپیکر! حال ہی میں جو دوسرے مرحلے کے انتخابات ہوئے تھے بعض اضلاع میں بعض میونسل کار پوریشن میں ہمارے صوبے کے۔ تو اُس میں میونسل کمیٹی حرمی میں بھی انتخابات ہوئے تھے، وہاں وارڈ نمبر 4 جو کہ ایک وارڈ ہے میونسل کمیٹی حرمی کا، جس میں ایکشن کے دن ہماری پارٹی کے candidate ویس آغا 115 ووٹوں کے ساتھ کامیاب ہوا تھا۔ اور وہاں یہ اناؤنسمنٹ باقاعدہ وہاں کے جو ADC ہے اُسکی حفیظ اللہ کا کڑ صاحب کی اور جو presiding officer تھے، جو MC کی، اُن کی موجودگی میں تین دفعہ اسکا result باقاعدہ result کی گئی ہوئی تھی۔ اور وہاں باقاعدہ ADC حفیظ اللہ کا کڑ نے یو یز ایکاروں کے ذریعے سے اُس result کی باقاعدہ ویڈیو بھی بنائی تھی۔ ابھی اُسکے بعد اس کا announce result ہوا کہ 115 ووٹ لے کر کوئی نو، دس ووٹوں سے ہمارا candidate، second candidate سے جیت گئے تھے پھر اُسکے بعد

result کے خلاف سازشیں شروع ہوئیں۔ وہاں کے مقامی کچھ با اثر ایڈمنیسٹریشن لیوں پر لوگوں نے وہاں مداخلت کرنی شروع کر دی، اُس مداخلت کے نتیجے میں time by time hمارے وہاں کے candidates کو جو ریٹنگ آفیسر تھا وہ دیتا رہا تھا، ابھی سُننے میں آ رہا ہے اس وقت تک result انہوں نے announce نہیں کیا ہے۔ اُس کے باوجود سرکاری باقاعدہ official result ہوتا ہے، ریٹنگ آفیسر کا result، باقی وہاں کے جو بھی results ہیں وہ سب ہمارے پاس موجود ہیں۔ اُس میں ہمارا candidate کامیاب ہے۔ انہوں نے اُس دن مبارکباد تک بھی دی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی کوشش ہو رہی ہے کسی نہ کسی طریقے سے اس نتیجے کو تبدیل کیا جائے اثر و رسوخ کے ذریعے سے۔ جناب اسپیکر! آپ کے نوٹس میں یہ چیز اس لیے لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے ہاں اس وقت بلوچستان میں بدجتنانہ قبائلی جگہڑے ہوئے ہیں، گھرانوں کے درمیان معاملات خراب ہوئے ہیں۔ اُس کی بنیادی وجہ بھی یہی بلدیاتی انتخابات ماضی میں رہے ہیں۔ میں نے اُسی وقت DRO کو بھی مطلع کیا تھا، ایکشن کمیشن سے میری خود بھی بات ہوئی تھی کہ خدارا! اگر آپ اس نتیجے کو اس طریقے سے change کرو گے تو اسکے براہ راست اثرات وہاں کے مقامی لوگوں کے اپنے رشتہ داریوں پر پڑیں گے، اُنکے درمیان ففرتیں جنم لیں گی۔ اُنکے درمیان خدا نخواستہ یہ مسئلہ کوئی مشکل صورتحال اختیار کر سکتا ہے۔ تو آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہ رہا تھا اس ایوان کے توسط سے کہ DRO کو منصب کیا جائے، ایکشن کمیشن کو منصب کیا جائے کہ ایک result جس کی تین سے دس مرتبہ آپ نے گنتی خود کی تھی اُس کی وظیفہ موجود ہے اُس وقت تو کسی نے کوئی خامی اور خرابی وہاں محسوس نہیں کی، بلکہ ایک دوسرے کے منہ میں مٹھائیاں دے کر مبارکباد بھی دی لیکن اس کے باوجود ابھی وہاں کچھ با اثر ایڈمنیسٹریشن کے لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ ڈسٹرکٹ ایڈمنیسٹریشن کو دباؤ میں لا کر ایکشن کمیشن کو دباؤ میں لا کر اُس سیٹ کو اپنے حق میں نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو اس کی ہم اس فلور سے پُر زور مذمت کرتے ہیں اور آپ کے توسط سے اس طرح کی کارروائیوں سے چاہتے ہیں کہ آپ ان کو منصب کر دیں کہ خدا نخواستہ ان کے اثرات کل وہاں کے قبائلی یا علاقائی setup پر کسی قبائلی صورتحال میں نہ پڑے۔ دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر! یہاں گیس بجلی ان سب پر بات ہوئی۔ لیکن آپ دیکھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر! کہ کل سے بنوں میں صوبہ پختونخوا میں باقاعدہ ہماری پولیس، CTD کے اہلکار یعنی گالری ہیں۔ باقاعدہ سوچل میڈیا پر ویڈیو یوز آ رہی ہیں کہ لوگوں نے ہماری پولیس ہمارے CTD کے لوگوں کو گال بنا کر demand کر رہے ہیں کہ ہمیں by-heli محفوظ راستے دے کر کہیں پر پہنچا دیں۔ اور ہم commitment کرتے ہیں کہ اُسکے بعد آپ کے بندوں کو ہم release کر دیں گے۔ ہم پچھلے ڈھانی، تین سال سے چیز رہے ہیں کہ ہُندا رہے، ہشتگر دی سر اٹھارہی ہے پر ہشتگر دی ایک مرتبہ پھر ہم سب کو اپنے لپیٹ میں لے رہی ہے۔ آپ کے بلوچستان

میں واقعات ہو رہے ہیں، چمن میں ہوئے ہیں، پشین میں ہوئے ہیں، نور محمد مڑا صاحب تشریف فرمائیں آپ کے سخاوی میں ہوئے ہیں، زیارت میں ہوئے ہیں، یہ وہ واقعات ہیں جو ہمیں کل خدا نخواستہ مستقبل میں کسی بڑی تباہی سے پھر دوچار کر سکتے ہیں۔ اس دہشتگردی کے واقعہ کے خلاف جب ہم نے بات کرنا چاہا تو بد بختانہ ہمارے اُس وقت کے صوبہ پختونخوا کے کورکمانڈر تھے، Ex-ISI Chief اور وہاں کے جو فرضی ترجمان نے نام سے پیرسٹر سیف اور جزل فیض نے statement دیا کہ ہم نے اُنکے ساتھ با مقصد مذاکرات کئے ہیں۔ آج ان با مقصد مذاکرات کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا پورے کا پورا سیکورٹی ادارہ اُس کا تھانہ ریعمال ہمیاً کئے لوگ ایک لحاظ سے اُنکے شکنخ میں ہیں۔ اور اُس کے بد لے وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں باقی روڈ بھی نہیں ہمیں heli فراہم کر کے ہمیں محفوظ راستہ دیا جائے۔ آج پھر ہم اس فلور پر کہتے ہیں کہ اگر ان دہشتگردی کے خلاف اس طرح کی انہتہا پسند کارروائی، مشکلات کے خلاف کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا تو جس طریقے سے ہم پہلے دوچار تھے، اُس سے بڑھ کر ہم دوچار ہو جائیں گے۔ تو جناب اسپیکر! میں چاہتا ہوں کہ کم از کم ان پولیس شہداء کیلئے بھی یہاں کوئی دعا ہو جائے۔ اور ساتھ ہی یہ ایوان متفقہ طور پر دہشتگردی کے خلاف بیک آواز ہو کے اُنکی مذمت کر دیں اور ساتھ ہی اس طرح کی جو فرسز ہیں اس طرح کے جو انہتہا پسند اور دہشت گرد ہوتے ہیں اسکے سر قلم کرنے کیلئے ہمارے اداروں کو ہر قسم کے لیت و لعل سے کام لئے بغیر، قدم اٹھا کے اس ملک کو اس ملک کے عوام کو اس ناؤر سے نجات دلادیں۔ شکریہ جناب اسپیکر!

**جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ جناب اچکزئی صاحب۔

**جناب اصغر خان اچکزئی:** ان اہلکاروں کے لئے کوئی دعا ہو جائے۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** مولوی صاحب! اُنکی مغفرت کیلئے دعا کریں۔  
(دعا مغفرت کی گئی)

**جناب قائم مقام اسپیکر:** توجہ دلا و نوش۔

**جناب قائم مقام اسپیکر:** جی نصراللہ خان زیرے صاحب! اپنے توجہ دلا و نوش سے متعلق سوال دریافت کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Thank you Mr.Speaker! وزیر برائے مکمل، ثقافت و سیاحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرتا ہوں کہ حلقة 31-BP مشرقی باقی پاس میں واقع لاہوری سمیت صوبے کی مختلف لاہوریز میں اب تک استنسٹ لابریرین و دیگر مختلف نوعیت کی خالی اسامیوں پر کن کن لوگوں کو تعینات کیا گیا ہے، اُنکے نام، ولدیت، لوکل و ڈو میائل، سٹیپلیٹ اور جائے سکونت، نیز جس ریکروٹمنٹ کی کمیٹی کی سفارشات پر مذکورہ خالی اسامیوں پر تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ جناب اسپیکر! یہ دوسرا دن ہے کہ یہ آرہا ہے اور

منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** نصراللہ خان زیرے صاحب! آپکا question آگیا چونکہ منسٹر یہاں نہیں ہے تو میں یہ بہتر سمجھوں گا کہ سیکرٹری کو میں پابند کرتا ہوں وہ اس سے متعلق تفصیل ہمیں ایک written ٹیچ دیں جواب کہ بلوچستان میں لائبیریز میں جتنی بھی vacancies خالی ہیں اور کتنے پر لوگ بھرتی ہوئے ہیں اور کس طرح سے انہوں نے یہ بھرتیاں کی ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** بھرتیاں کی ہیں اور لوکل ڈویسائیل تمام تفصیلات و فراہم کریں۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** سیکرٹری صاحب! concerned سیکرٹری کو یہاں سے ایک letter جانا چاہیے کہ معزز رکن نے دوسری دفعہ یہ point raise کیا ہے اور آپ لوگوں کی طرف سے جواب نہیں آیا ہے لہذا بلوچستان اسمبلی کو اس حوالے سے ایک تفصیلی رپورٹ بتائی جائے کہ کتنی پوشنیں اور کتنی لوگ اس پر آج تک لگے ہوئے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** Thank you Mr Speaker!

**جناب قائم مقام اپیکر:** سیکرٹری صاحب! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب طاہر شاہ کا کڑ (سیکرٹری اسمبلی):** سردار یار محمد رند صاحب نے کونٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج اور 22 دسمبر کی نشتوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** نواب محمد اسلام خان رئیسانی صاحب، میر نصیب اللہ مری صاحب، میر ضیاء اللہ لانگو صاحب، جناب عبدالرشید صاحب، میر اکبر آسکانی صاحب، جناب عبدالائق ہزارہ صاحب، میر محمد عارف محمد حسنی صاحب، محترمہ میلیٰ ترین صاحبہ، محترمہ بنو خلیل صاحبہ اور محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

**جناب قائم مقام اپیکر:** رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

**سیکرٹری اسمبلی:** رخصت کی درخواستیں ختم۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** مذمتی قرارداد۔

**جناب خلیل جارج بھٹو:** سر! point of Order! پربات کرنی ہے ایک دومنٹ۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** جی۔

**جناب خلیل جارج بھٹو:** شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ سر! آپ کو یاد ہوگا کہ اسی ایوان میں کوئی 6 مہینے، سال ہونے والا ہے تقریباً، ایک قرارداد میں نے پیش کی تھی کہ جب بھی ہماری minorities کے تھوار آتے ہیں، جس میں کرسمس ہے، دیوالی ہے، اُس کو TV پر ایک گھنٹہ دیا جاتا ہے۔ لیکن ایک سال گزرنے کے بعد ابھی تک اُس قرارداد کا کوئی آتا پیا نہیں ہے۔ تو میں اس ہاؤس کی توجہ اسلئے دلار ہوں کہ آیا ایک ایک سال تک ہماری قرارداد اسی طرح رہیں گی تو ہم minorities کے لوگ کیا کریں گے؟ ابھی کرسمس ہمارے سر پر ہے، ہمیں چاہیے تھا کہ ایک گھنٹہ ہم TV پر reserve کر دیں تاکہ ہم اپنے مذہبی تھوار کو اچھے طریقے سے مناسکیں دوسرا سرایہ ہے کہ ابھی تک منپل کار پوریشن میں جو overtime ہوتا ہے انکو Saturday اور Sunday کو بھی کام کروایا جاتا ہے۔ لیکن کرسمس سر پر ہے انکو overtime نہیں دیا جا رہا ہے۔ last one sir یہ ہے کہ کرسمس کا تھوار اتوار کو آ رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ سر! دو چھٹیاں announce کی جائیں تاکہ اتوار کے دن تو یہ چھٹی ہوتی ہے تو سمووار اور منگل میں recommend کرتا ہوں اس ہاؤس سے کہ سمووار اور منگل کو کرچپنوں کو چھٹی کی جائے تاکہ وہ اپنا مذہبی تھوار مناسکیں۔ اور اس پر سر! رونگ دی جائے کہ یہ قرارداد ایک سال سے سرداخانے میں پڑی ہیں، آیا اس پر کوئی کام ہو گایا نہیں۔ بہت شکریہ۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** شکریہ خلیل جارج صاحب۔ نور محمد ڈمڑ کی قرارداد ہے، اگر انکو بُلا جائے سیکرٹری صاحب! کسی کو بھجوادیں ورنہ پھر اسے کا اجلاس ختم کر دیا جائیگا۔

**جناب قائم مقام اپیکر:** آب اسے کا اجلاس شام 5:30 بجے سے پہلے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسے کا اجلاس شام 5:30 بجے 24 منٹ پر ختم ہوا)